Lesson 12: An-Nisa (Ayaat 123-134): Day 37　　سُوْرَةُ النِّسَاء کی تفسیر

(١٢٢) لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ

لَيْسَ	بِاَمَانِيِّكُمْ	وَ	لَآ	اَمَانِيِّ	اَهْلِ	الْكِتٰبِ	مَنْ
نہیں	موافق آرزو تمہاری کے	اور	نہ موافق	آرزو	اہل	کتاب کے	جو کوئی

(نجات) نہ تو تمہاری آرزوؤں پر ہے اور نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو شخص

يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لِيًّا

يَّعْمَلْ	سُوْٓءًا	يُّجْزَ	بِهٖ	وَ	لَا	يَجِدْ لَهٗ	مِنْ دُوْنِ	اللّٰهِ	وَلِيًّا
عمل کرے	برا	بدلہ دیا جائے گا	ساتھ اسکے	اور	نہ	پائے گا واسطے اپنے	سوائے	اللہ کے	دوست

برے عمل کرے گا اُسے اُسی (طرح) کا بدلہ دیا جائے گا اور وہ اللہ کے سوا نہ کسی کو حمایتی پائے گا

وَّلَا نَصِيْرًا (١٢٣) وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ

وَّ	لَا	نَصِيْرًا	وَ	مَنْ	يَّعْمَلْ	مِنَ	الصّٰلِحٰتِ	مِنْ	ذَكَرٍ	اَوْ	اُنْثٰى	وَ	هُوَ
اور	نہ	مددگار	اور	جو کوئی	عمل کرے	سے	اچھے	سے	مرد ہو	یا	عورت ہو	اور	وہ

اور نہ مددگار (١٢٣) اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ

مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا (١٢٤) وَمَنْ

مُؤْمِنٌ	فَاُولٰٓئِكَ	يَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	وَ	لَا	يُظْلَمُوْنَ	نَقِيْرًا	وَ	مَنْ
ایمان والا ہو	پس یہ لوگ	داخل ہوں گے	بہشت میں	اور	نہ	ظلم کیے جائیں گے	کھجور کے شگاف برابر	اور	کون ہے

صاحبِ ایمان بھی ہوگا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی (١٢٤) اور اس

اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ

اَحْسَنُ	دِيْنًا	مِّمَّنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ	وَ	هُوَ	مُحْسِنٌ	وَّ	اتَّبَعَ	مِلَّةَ
بہتر	دین میں	اس شخص سے کہ	مطیع کرے	منہ اپنا	واسطے اللہ کے	اور	وہ	نیکی کرنیوالا ہو	اور	پیروی کرے	دین

شخص سے کس کا دین اچھا ہو سکتا ہے جس نے حکمِ اللہ کو قبول کیا اور وہ نیکوکار بھی ہے اور

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا (١٢٥) وَلِلّٰهِ مَا فِي

اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَاتَّخَذَ	اللّٰهُ	اِبْرٰهِيْمَ	خَلِيْلًا	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي
ابراہیم	حنیف کی	اور پکڑا	اللہ نے	ابراہیم کو	دوست	اور	واسطے اللہ کے ہے	جو کچھ	بیچ

ابراہیم کے دین کا پیرو ہے جو یکسو (مسلمان) تھے۔ اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا تھا (١٢٥) اور آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا (126)

السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي	الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	مُّحِيْطًا
آسمانوں کے	اور جو کچھ	بیچ	زمین کے ہے	اور	ہے	اللہ	ساتھ ہر	چیز کے	گھیرنے والا

اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے (126)

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ	فِي	النِّسَاۗءِ	قُلِ	اللّٰهُ	يُفْتِيْكُمْ	فِيْهِنَّ	وَمَا	يُتْلٰى
اور فتویٰ پوچھتے ہیں تجھ سے	بیچ	عورتوں کے	کہہ	اللہ	فتویٰ دیتا ہے تم کو	بیچ ان کے	اور جو چیز کہ	پڑھی جاتی ہے

(اے پیغمبر) لوگ تم سے (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ تم کو ان کے (ساتھ نکاح کرنے کے) معاملے

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ

عَلَيْكُمْ	فِي	الْكِتٰبِ	فِيْ	يَتٰمَى	النِّسَاۗءِ	الّٰتِيْ	لَا	تُؤْتُوْنَهُنَّ	مَا	كُتِبَ	لَهُنَّ
اوپر تمہارے	بیچ	کتاب کے	بیچ	حق یتیم	عورتوں کے	جن کو	نہیں	دیتے تم ان کو	جو کچھ	لکھا گیا ہے	واسطے ان کے

میں اجازت دیتا ہے اور جو حکم اس کتاب میں پہلے دیا گیا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم ان کا حق تو دیتے نہیں

وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ

وَ	تَرْغَبُوْنَ	اَنْ	تَنْكِحُوْهُنَّ	وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ	مِنَ	الْوِلْدَانِ	وَ	اَنْ
اور	رغبت کرتے ہو	یہ کہ	نکاح کرلو ان کو	اور بیچ ناتوانوں کے	سے	لڑکوں	اور	یہ کہ

اور خواہش رکھتے ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کر لو اور (نیز) بے چارے بے کس بچوں کے بارے میں۔ اور

تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ

تَقُوْمُوْا	لِلْيَتٰمٰى	بِالْقِسْطِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِهٖ
تم قائم رہو	واسطے یتیموں کے	ساتھ انصاف کے	اور	جو کچھ	کرو تم	سے	بھلائی	پس بیشک	اللہ	ہے	ساتھ اس کے

یہ (بھی حکم دیتا ہے) کہ یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو۔ اور جو بھلائی تم کرو گے اللہ اس کو

عَلِيْمًا (127) وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا

عَلِيْمًا	وَ	اِنِ	امْرَاَةٌ	خَافَتْ	مِنْ	بَعْلِهَا	نُشُوْزًا	اَوْ	اِعْرَاضًا	فَلَا
جاننے والا	اور	اگر	ایک عورت	ڈرے	سے	خاوند اپنے	لڑنا	یا	منہ پھیرنا	پس نہیں

جانتا ہے (127) اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو

جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ

جُنَاحَ	عَلَيْهِمَآ	اَنْ	يُّصْلِحَا	بَيْنَهُمَا	صُلْحًا	وَالصُّلْحُ	خَيْرٌ
گناہ	اوپران دونوں کے	یہ کہ	صلح کرلیں	درمیان اپنے	صلح	اور صلح	بہتر ہے

تو میاں بیوی پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں کسی قرارداد پر صلح کر لیں۔ اور صلح خوب (چیز) ہے۔

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

وَ	اُحْضِرَتِ	الْاَنْفُسُ	الشُّحَّ	وَ	اِنْ	تُحْسِنُوْا	وَ	تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
اور	حاضر کی گئی	جانیں	بخیلی پر	اور	اگر	احسان کرو	اور	پرہیزگاری کرو	پس بیشک	اللہ

اور طبیعتیں تو بخل کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ اور اگر تم نیکوکاری اور پرہیزگاری کرو گے تو اللہ تمہارے

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ

كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا	وَلَنْ	تَسْتَطِيْعُوْٓا	اَنْ	تَعْدِلُوْا	بَيْنَ
ہے	ساتھ اس چیز کے کہ	کرتے ہو تم	خبردار	اور ہرگز نہ	کرسکو گے تم	یہ کہ	عدل کرو	درمیان

سب کاموں سے واقف ہے ﴿۱۲۸﴾ اور تم خواہ کتنا ہی چاہو عورتوں میں ہرگز برابری نہیں

النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ

النِّسَآءِ	وَ	لَوْ	حَرَصْتُمْ	فَلَا	تَمِيْلُوْا	كُلَّ	الْمَيْلِ	فَتَذَرُوْهَا	كَالْمُعَلَّقَةِ
عورتوں کے	اور	اگرچہ	حرص کرو تم	پس مت	جھک جاؤ تم	تمام	جھک جانا	پس چھوڑ دو ان کو	جیسے لٹکی ہوئی

کر سکو گے تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی طرف ڈھل جاؤ اور دوسری کو (ایسی حالت میں) چھوڑ دو کہ گویا اَدھر میں

وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ

وَ	اِنْ	تُصْلِحُوْا	وَ	تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا	وَاِنْ
اور	اگر	صلح کرلو تم	اور	ڈرو	پس بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	مہربان	اور اگر

لٹک رہی ہے۔ اور اگر آپس میں موافقت کرلو اور پرہیزگاری کرو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۲۹﴾ اور اگر میاں بیوی (میں موافقت نہ ہو سکے)

يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

يَّتَفَرَّقَا	يُغْنِ	اللّٰهُ	كُلًّا	مِّنْ	سَعَتِهٖ	وَكَانَ	اللّٰهُ	وَاسِعًا	حَكِيْمًا
جدا ہو جائیں دونوں	بے پروا کردیگا	اللہ	ہر ایک کو	سے	کشائش اپنی	اور ہے	اللہ	کشائش والا	حکمت والا

اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنی دولت سے غنی کردے گا اور اللہ بڑی کشائش والا (اور) حکمت والا ہے ﴿۱۳۰﴾

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا

وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي	الْاَرْضِ	وَ	لَقَدْ	وَصَّيْنَا
اور	واسطے اللہ کے ہے	جو کچھ	بیچ	آسمانوں کے ہے	اور	جو کچھ	بیچ	زمین کے ہے	اور	البتہ تحقیق	وصیت کی ہم نے

اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اور جن لوگوں کو تم سے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا

الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	وَ	اِيَّاكُمْ	اَنِ	اتَّقُوا
ان لوگوں کو کہ	دیے گئے	کتاب	سے	پہلے تم	اور	تم کو	یہ کہ	پرہیزگاری کرو

پہلے کتاب دی گئی تھی اُن کو بھی اور (اے محمد ﷺ) تم کو بھی ہم نے حکم تاکیدی کیا ہے کہ اللہ سے

اللّٰهَ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي

اللّٰهَ	وَ	اِنْ	تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ	لِلّٰهِ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي
اللہ کی	اور	اگر	کفر کرو	پس بیشک	واسطے اللہ کے ہے	جو کچھ	بیچ	آسمانوں کے ہے	اور	جو کچھ	بیچ

ڈرتے رہو۔ اور اگر کفر کرو گے تو (سمجھ رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ

الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي

الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَنِيًّا	حَمِيْدًا	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي
زمین کے ہے	اور	ہے	اللہ	بے پروا	تعریف کیا گیا	اور	واسطے اللہ کے ہے	جو کچھ	بیچ

زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ بے پروا اور سزاوار حمد وثنا ہے (۱۳۱) اور (پھر سن رکھو کہ) جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ

السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي	الْاَرْضِ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا	اِنْ
آسمانوں کے ہے	اور	جو کچھ	بیچ	زمین کے ہے	اور کافی ہے	اللہ	کام بنانے والا	اگر

آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اور اللہ ہی کارساز کافی ہے۔ (۱۳۲) لوگو

يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	اَيُّهَا النَّاسُ	وَيَاْتِ	بِاٰخَرِيْنَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
چاہے	لے جائے تم کو	اے لوگو	اور لے آئے	اوروں کو	اور	ہے	اللہ

اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور (تمہاری جگہ) اور لوگوں کو پیدا کر دے۔ اور اللہ اس بات

عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

عَلٰى	ذٰلِكَ	قَدِيْرًا	مَنْ	كَانَ	يُرِيْدُ	ثَوَابَ	الدُّنْيَا
اوپر	اس کے	قادر	جو کوئی	ہے	چاہتا	ثواب۔	دنیا کا

پر قادر ہے ﴿۱۳۳﴾ جو شخص دنیا (میں عملوں) کی جزا کا طالب ہو تو اللہ کے پاس دنیا

فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿١٣٤﴾

فَعِنْدَ	اللّٰهِ	ثَوَابُ	الدُّنْيَا	وَالْاٰخِرَةِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	سَمِيْعًا	بَصِيْرًا
پس نزدیک	اللہ کے ہے	ثواب	دنیا کا	اور آخرت کا	اور	ہے	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا

اور آخرت (دونوں) کے لیے اجر (موجود) ہیں۔ اور اللہ سنتا دیکھتا ہے ﴿۱۳۴﴾

بنیادی موضوع۔ ہمارا آج کا سبق پچھلے سبق سے جُڑا ہوُا ہے۔

شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے کے لئے کیا طریقۂ کار اختیار کریں۔ خوش فہمی سے کیسے بچیں۔ کہ اگر کوئی یہ سوچ لے کہ میں نے تو جنّت میں چلے ہی جانا ہے۔ اُس بات کا ازالہ کیسے ہو؟

کمزور طبقہ، یتیم، اور غریب لڑکی کے بارے میں بات کرینگے۔ شوہر کی بے اعتنائی، بگڑے ہوئے شوہر کے ساتھ کیا طریقۂ کار اختیار کریں۔ پیچھے ہم نے بگڑی ہوئی عورت کے ساتھ تعلق کے بارے میں پڑھا تھا۔ ایسے شوہر کے ساتھ کیسے ڈیل کرینگے۔ ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ شوہر کا سلوک۔

آج کے سبق میں تین دفعہ یہ بات آئے گی کہ زمین اور آسمان کی ہر چیز اللہ کی ہے اور اللہ کے لئے ہے۔ کہ اگر انسان اللہ کا نہیں بنے گا تو اللہ کسی اور کو اپنا بنالے گا۔

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ (نجات) نہ تو تمہاری آرزوؤں پر ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو شخص برے عمل کرے گا اسے اسی (طرح) کا بدلا دیا جائے گا اور وہ خدا کے سوا نہ کسی کو حمایتی پائے گا اور نہ مددگار (۱۲۳)

اگر ہم حدیثِ رسولؐ کو ساتھ نہ لیں۔ تو ہمیں قران کی صحیح طرح سمجھ نہیں آسکتی۔ قرآن کا فہم حدیث سے سمجھ آتا ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے ہمیں بتایا کہ یہاں سے اِس سے مُراد جنّت میں داخلہ ہے۔

ہر بندہ جنّت میں جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ لیکن جنّت میں داخلے کی شرط یہی ہے کہ ایمان لائے اور نیک اعمال کرے۔ کچھ لوگ جنّت کی خواہش کو اپنا حق سمجھ لیتے ہیں۔

یہود نے اپنے دَور میں کہا کہ ہم اللہ کے لاڈلے ہیں ہم جنّت میں جائیں گے۔ نصاریٰ نے کہا کہ ہم جنّت میں جائیں گے کیونکہ اللہ نے اپنا اکلوتا بیٹا ہماری طرف بھیجا۔

مسلمانوں نے کہا کہ ہم چونکہ آخری نبیؐ کی اُمّت ہیں تو ہم جنّت میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنّت صرف آرزوں اور خواہشات سے نہیں ملے گی۔

کیونکہ اگر خواہش پر جنّت ملتی تو ہر کوئی جنّت میں چلا جاتا۔ جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے وہ بھی جنّت میں جانا چاہتے ہیں۔ "(نجات) نہ تو تمہاری آرزوؤں پر ہے۔۔۔" تمہیں ایمان لانا ہے اور نیک اعمال کرنے ہیں۔ یہاں ایک وارننگ اور ڈراوا ہو۔ کہ شفاعت پر یقین کر کے نہ بیٹھے رہو بلکہ نیک اعمال کرو۔ یہود و نصاریٰ کی طرح نہ بیٹھ رہو۔ یہ اللہ کا اٹل قانون ہے۔

جنّت کے لئے ایمان اور نیک اعمال شرط ہیں۔ جو بُرا کام کرے گا تو اُسے اُس کا بدلہ ضرور ملے گا۔ جیسے اگر کچھ کھالیں تو اُس کا جسم پر اَثر ضرور ہو گا۔

یہ آیت صحابہ رضی اللہ عنہم پر بہت گراں گذری تھی اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اب نجات کیسے ہو گی؟ جبکہ ایک ایک عمل کا بدلہ ضروری ہے تو آپ ؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے بخشے ابو بکر یہ سزا وہی ہے جو کبھی تیری بیماری کی صورت میں ہوتی ہے کبھی تکلیف کی صورت میں کبھی صدمے اور غم و رنج کی صورت میں اور کبھی بلا اور مصیبت کی شکل میں۔ (مسند احمد:1/11:صحیح بالشواھد)۔

اور روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر برائی کرنے والا دنیا میں بدلہ پالے گا۔ (مسند احمد:1/11:صحیح بالشواھد)۔

گناہ کرنا آسان ہے لیکن اُس گناہ کو بھگتنا کتنا مشکل ہے؟ جیسے کیک کا بڑا ٹکڑا کھانا کتنا آسان ہے لیکن اُس سے جو بیماریاں آئیں گے اُن کا نتیجہ بھگتنا کتنا مشکل ہے۔

ایک ہفتہ ذرا کُھل کر کھا پی لیں پھر وزن اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کم کرنے میں کئی مہینے بھی لگ سکتے ہیں۔

اپنے لئے ایک قانون لکھ لیں کہ اگر آج میں کسی تکلیف میں ہوں تو میرے نفس کی کوتاہی تو نہیں؟

کبھی کوئی بیماری، کبھی کوئی روحانی صدمہ۔ کبھی دِل اُداس ہوتا ہے۔ ڈیپریشن بھی یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہت ساری خطائیں ایسے ہی کوئی پریشانی دے کر معاف فرما دیتا ہے۔

کبھی بہت لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں لیکن پھر دل بوجھل ہو جاتا ہے۔

کبھی پاکستان سے آئیں تو واپس بہت اُداس ہو جاتے ہیں۔ پھر سوچیں کیا میں وہاں سب کچھ ٹھیک کر کے آئی ہوں۔ کوئی کوتاہی تو نہیں کی جس کی وجہ سے اُداسی اور پریشانی ہے؟

حدیث کا خلاصہ ہے کہ انسان کو جو غم پہنچتا ہے اُس کے پیچھے بھی انسان کا کوئی گناہ ہوتا ہے۔

حدیث کا خلاصہ: بچّے کا کوئی غم پہنچتا ہے تو اللہ ہمارے گناہ معاف کر رہا ہوتا ہے۔

بہترین وظیفہ یہ ہے کہ استغفار کریں۔ کوئی غم تکلیف، پریشانی ہو تو استغفار اللہ پڑھیں۔ اللہ سے معافی مانگیں توبہ کریں۔

سيِّدُ الاسْتِغْفار: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، لا إِلَه إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وأَنَا عَبْدُكَ ،۔۔۔۔

استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔۔۔

استغفر اللہ الذی لاالٰہ الا ھوالحی القیوم واتوب الیہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ

دعائیں پڑھیں اور توبہ استغفار کریں۔

ایک صحابیؓ کی تہجد چھوٹ گئی وہ پریشان ہو گئے اور دعائیں مانگیں کہ یا اللہ مجھے دِکھا کہ مجھ سے کونسا گناہ ہوُا کہ میری تہجد چھوٹ گئی۔

ایک سزا یہ بھی ملتی ہے کہ انسان نیکی کرنے سے رُک جاتا ہے۔ پھر ہم کئی بہانے بناتے ہیں۔

بعض اوقات ہم بازار سے آتے ہیں تو تھکے ہوتے ہیں سر دَرد ہوتا ہے۔ تو وہ بھی یہی ہوتا ہے کہ جو کوتاہی ہم سے ہو گئی اُس کے بدلے میں تکلیف ملی جس سے اِن شاء اللہ ہمارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اس کا تکلیف دو تاکہ یہ پاک ہو جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو صدیق تم اور تمہارے ساتھی یعنی مومن تو دنیا میں ہی بدلہ دے دیئے جاؤ گے اور ان مصیبتوں کے باعث تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے قیامت کے دن پاک صاف اٹھو گے ہاں اور لوگ کی برائیاں جمع ہوتی جاتی ہیں اور قیامت کے دن انہیں سزا دی جائے گی۔ یہ حدیث ترمذی نے بھی روایت کی ہے - سنن ترمذي:3039،

ایک اور حدیث میں ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت سب سے زیادہ ہم پر بھاری پڑتی ہے تو آپ نے فرمایا مومن کا یہ بدلہ وہی ہے جو مختلف قسم کی پریشانیوں اور تکلیفوں کی صورت میں اسے دنیا میں ہی مل جاتا ہے۔ تفسیر ابن جریر الطبری:10537

اور حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

یہاں تک کہ مومن اپنی نقدی جیب میں رکھ لے پھر ضرورت کے وقت تلاش کرے تھوڑی دیر نہ ملے پھر جیب میں ہاتھ ڈالنے سے نکل آئے تو اتنی دیر میں جو اسے صدمہ ہوا اس سے بھی اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور یہ بھی اس کی برائیوں کا بدلہ ہو جاتا ہے یونہی مصائب دنیا اسے کندن بنا دیتے ہیں کہ قیامت کا کوئی بوجھ اس پر نہیں رہتا جس طرح سونا بھٹی میں تپا کر نکال لیا جائے اس طرح دنیا میں پاک صاف ہو کر اللہ کے پاس جاتا ہے۔ تفسیر ابن جریر الطبری:10536

ابن مردویہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا مومن کو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ موت کی سختی کا بھی۔ تفسیر ابن ابی حاتم:2/3062:

مسند احمد میں ہے جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور انہیں دور کرنے والے بکثرت نیک اعمال

نہیں ہوتے تو اللہ اس پر کوئی غم ڈال دیتا ہے جس سے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔مسند احمد:6/157:

سعید بن منصور لائے ہیں کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم پر اس آیت کا مضمون گراں گذرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ٹھیک ٹھاک رہو اور ملے جلے رہو مسلمان کی ہر تکلیف اس کے گناہ کا کفارہ ہے یہاں تک کہ کانٹے کا لگنا بھی اس سے کم تکلیف بھی۔ (صحیح مسلم:2574) روایت میں ہے کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم رو رہے تھے اور رنج میں تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا۔

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہماری ان بیماریوں میں ہمیں کیا ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں اسے سن کر سیدنا کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی کہ یا اللہ مرتے دم تک مجھ سے بخار جدا نہ ہو لیکن حج و عمرہ جہاد اور نماز با جماعت سے محروم نہ ہوں ان کی یہ دعا قبول ہوئی جب ان کے جسم پر ہاتھ لگایا جاتا تو بخار چڑھا رہتا۔ (مسند احمد:3/23:صحیح)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ کہا گیا کہ کیا ہر برائی کا بدلہ دیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا؛ ہاں، اسی جیسا اور اسی جتنا لیکن ہر بھلائی کا بدلہ دس گنا کر کے دیا جائے گا پس اس پر افسوس ہے جس کی اکائیاں دہائیوں سے بڑھ جائیں۔(ابن مردویہ)

گناہ اکائی ہے؛یعنی ایک گناہ کے بدلے ایک سزا۔۔نیکی دہائی یعنی ایک کے بدلے دس۔

توجب کوئی غلطی گناہ ہو جائے تو خود اللہ سے توبہ کریں۔اللہ سے دعا کریں کہ مجھے کس گناہ کی سزا مل جائے۔مجھے معاف کر دے۔انسان کی صحت خراب ہو تو اُس کے لئے یہ بہت بڑا دُکھ ہوتا ہے۔

اگر سر دَرد ہی ہو تو ہم کام نہیں کر سکتے۔

جب گناہ زیادہ ہوتے ہیں تو تکلیفیں بھی آئیں گی۔ اپنی دعاؤں میں یہ دُعا شامل کریں۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اور پھر کیا ہو گا؟

"۔ اسے اسی (طرح) کا بدلا دیا جائے گا اور وہ خدا کے سوا نہ کسی کو حمایتی پائے گا اور نہ مدد گار (۱۲۳)

کہ برائی کا بدلہ ملنے پر کوئی اُس کی مدد نہیں کر سکے گا۔ کوئی ڈاکٹر اس کا علاج نہیں کر سکے گا۔

کوئی اُس کا مسئلہ حل نہیں کر سکے گا۔ اس کا واحد علاج ہے کہ رجوع اللہ کر لیں۔ کبھی کوئی گناہ کرنے کو دل چاہے تو سوچ لیں کہ گناہ کی لذّت ختم ہو جائے گی لیکن گناہ باقی رہے گا۔ جیسے میٹھا کھانے سے تھوڑی دیر مزا تو آئے گا لیکن وزن ہمیشہ کے لئے بڑھ جائے گا۔ جب گناہ کے بعد کوئی تکلیف آئے۔ تو پھر وہ مزہ خود ہی خراب ہو جاتا ہے۔

مثال: کھانا کم کھائیں تو انسان ٹھیک رہتا ہے۔ زیادہ کھائیں تو انسان مشکل میں پڑ جاتا ہے۔

»لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ« اللہ کے دوست کے لئے کوئی غم اور فکر نہیں رہتی۔ تو حکم کس کے لئے ہے؟

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾

اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی (۱۲۴)

جنّت کیسے ملے گی کہ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں۔ یعنی ذرا سی بھی حق تلفی نہیں ہو گی۔

اعمال صالحہ کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور اپنے احسان و کرم و رحم سے انہیں قبول کرتا ہے کسی مرد عورت کے کسی نیک عمل کو وہ ضائع نہیں کرتا ہاں یہ شرط ہے کہ وہ ایماندار ہو۔ ان نیک لوگوں کو وہ اپنی جنت میں داخل کرے گا اور ان کی حسنات میں کوئی کمی نہیں آنے دے گا۔

فتیل کہتے ہیں اس گٹھلی کے درمیان جو ہلکا سا چھلکا ہوتا ہے اس کو مگر یہ دونوں تو کھجور کے بیچ میں ہوتے ہیں اور قطمیر کہتے ہیں اس بیج کے اوپر کے لفافے کو اور یہ تینوں لفظ اس موقعہ پر قرآن میں آئے ہیں۔

پھر فرمایا اس سے اچھے دین والا کون ہے؟ جو اپنے اعمال خالص اسی کے لیے کرے ایمانداری اور نیک نیتی کے ساتھ اس کے فرمان کے مطابق اس کے احکام بجالائے اور ہو بھی وہ محسن یعنی شریعت کا پابند دین حق اور ہدایت پر چلنے والا رسولؐ کی حدیث پر عمل کرنے والا ہر نیک عمل کی قبولیت کے لیے یہ دونوں باتیں شرط ہیں۔

گناہ کرینگے تو اللہ پکڑ لیں گے۔ پھر نیکیاں کریں تو بخشش ہو جائے گی۔

لیکن ہم کیا کرتے ہیں۔ ہم ایک گناہ کر کے شرمندہ ہوں تو مزید نیکیاں بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ نماز نہیں پڑھتے کہ فوکس ہی نہیں ہوتا۔ فجر چھوٹ جائے تو ظہر بھی نہیں پڑھتے۔

مثال اگر کوئی چوری کے جُرم میں جیل گیا لیکن بجائے ٹھیک ہونے کے وہاں فساد کرتا ہے تو سزا بڑھ جاتی ہے لیکن اگر وہ بہترین روّیہ ظاہر کرے تو قید معاف بھی ہو جاتی ہے اور بہتر انسان بن کر نکلے گا۔ اسی طرح گناہ پر شرمندہ ہوں اور مزید نیکیاں کریں۔

اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اور گناہوں سے پاک کر دے گا۔ صحابہ کرامؓ کو کوئی تکلیف یا مشکل نہ آتی تو پریشان ہو جاتے کہ اللہ ہم سے ناراض تو نہیں ہو گیا کہ ہمیں پاک نہیں کر رہا؟